ملفوظات شاہ فضل علی قریشی رحؒ

حسن بصری رحؒ کی دعاؤں سے سود خوار ولی اور عارف بن گیا

خواجہ فضل علی شاہ قریشی مسکین پوری کوئی ایک مشائخ نقشبندیہ اور حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد ہیں۔ یہ غیر مطبوعہ ملفوظات راقم الحروف کے والد بزرگوار حضرت خواجہ محمد نور بخش صاحبؒ ساکن بھلن شریف جو صاحب ملفوظات کے اکابر خلفاء میں سے ہیں، کے جمع کردہ ہیں۔　　　(عبدالرشید بھلن شریف)

مجلس اوّل | فرمایا: حضرت خواجہ حسن بصری رحؒ کو جب عروج حاصل ہوا تو تمام اطراف سے خلق خدا زیارت کرنے اور فیض حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگی۔ آپ کا ایک پڑوسی تھا، جو بڑا سود خوار تھا۔ اسکی سود خواری کی کوئی حد نہ تھی۔ مقروض کے پاس جاتا۔ اگر مقروض قرضہ ادا نہ کر سکتا تو آنے جانے کا کرایہ اس سے وصول کر لیتا۔ ایک روز وہ ایک بڑھیا کے پاس اپنا قرضہ وصول کرنے گیا، بڑھیا نے عذر پیش کیا کہ انہیں مہلت دی جائے۔ کیونکہ تین دن سے وہ بھوکے بیٹھے ہیں۔ آج ایک شخص نے بکری کی سری بھیجی ہے، اس کے سوا گھر میں اور کوئی چیز نہیں، اس سے کہا کہ مجھے وہ سری ہی دے دو۔ لہٰذا وہ سری لے کر اپنے گھر کی ضرورت پوری کرنے روانہ ہوا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحؒ اپنے اس سود خوار پڑوسی کے لئے دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ "یا اللہ دور و دراز سے تیری مخلوق مجھ سے فیض یاب ہو رہی ہے، میرا پڑوسی محروم ہے۔ یا اللہ! اسے ہدایت فرما۔"

حسب دستور حضرت خواجہ صاحبؒ ایک دن دعا مانگ رہے تھے کہ آپ کے اس پڑوسی حبیب عجمی کے دل میں خیال آیا کہ دور سے لوگ آکر فیض یاب ہو جائیں اور میں پڑوسی ہو کر محروم رہوں۔

بات مروت سے بعید ہے۔ لہٰذا اس خیال کے آنے پر وہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں لڑکے کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکے نے دوسرے لڑکوں کو کہا۔کہ دور بھاگو کیونکہ حبیب سود خوار آرہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی شامت ہم پر پڑ جائے۔ اس بات کا آپ پر بڑا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے اسباب مہیّا کر دئیے۔ الغرض وہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں پہنچے اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ سود خواری سے توبہ کی۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کی صحبت بابرکت آپ پر اثر انداز ہوئی ؎

گر تو سنگ خارا و مرمر بودی
چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

ہلیلہ کو جب شہد میں ڈالتے ہیں تو تھوڑے دنوں کے بعد اس کی کڑواہٹ مٹھاس میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح شیخ متبع شریعت کی صحبت کا اثر مرید پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے رذائل کو اخلاقِ حسنہ سے مزیّن کر دیتا ہے۔

حضرت حبیبؒ نے حضرت خواجہ صاحبؒ کی صحبت میں رہ کر خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ جب آپ بیعت ہو کر گھر لوٹ رہے تھے تو انہیں لڑکوں سے آپ گزرے، تو اسی لڑکے نے دوسرے لڑکوں کو کہا کہ بھائیو! دور ہٹ جاؤ۔ حبیب تائب ہو کر آرہے ہیں، کہیں ہماری شامت کا پرتو آپ پر نہ پڑ جائے۔

بیعت و توبہ کے بعد آپ نے مقروضوں کو قرضہ معاف کر دیا۔ اور ذکر و فکر میں مصروف ہو گئے ۔۔۔ ایک دن خواجہ حسن بصریؒ جنگل میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت حبیبؒ کی پوستین پڑی دیکھی، آپ وہیں ٹھہر گئے۔ جب حبیبؒ وہاں تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا کہ پوستین کس کے حوالے کر گئے تھے، آپ نے جواب دیا حضرت اس کے حوالے کر گیا تھا جس نے آپ کو یہاں حفاظت کے لئے بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا بہت بڑی چیز ہے۔

حضرت حبیبؒ پڑھے لکھے نہ تھے مگر سائل کو مسئلہ صحیح بتا دیتے۔ صحیح اور موضوع حدیث بتا دیتے۔ کسی شخص نے پوچھا کہ آپ پڑھے ہوئے نہیں مگر فقہ کا مسئلہ کیسے بتاتے ہیں۔ اور قرآن شریف اور حدیث شریف عربی میں ہیں، وہ کیسے سمجھ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب ضرورت ہوتی ہے تو فقہ کا مسئلہ حضرت امام صاحبؒ سے پوچھ لیتا ہوں۔ قرآن شریف جس وقت تلاوت کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت نور نکلتا ہے میں سمجھ لیتا ہوں کہ خدائی نور ہے۔ جب حدیث صحیحہ پڑھی جاتی ہے۔

تو نورِ نبویؐ نکلتا ہے۔ لہٰذا میں سمجھ لیتا ہوں کہ حدیث صحیح ہے۔ جب موضوع حدیث پڑھی جاتی ہے تو نور نہیں نکلتا۔ لہٰذا میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ موضوع ہے۔

ایک دن امام ابو یوسفؒ اور امام احمد حنبلؒ نے طے کیا کہ حضرت حبیبؒ سے امتحان کے طور پہ کوئی مسئلہ دریافت کریں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کی نماز قضا ہوگئی ہے مگر اس کو یاد نہیں کہ کون سی نماز قضا ہوئی ہے۔ اب وہ کیا کرے۔؟ حضرت حبیبؒ نے فرمایا کہ یہ بڑے غافل دل والا ہے جس کو اتنی غفلت ہو اسے پانچوں نمازیں قضا پڑھنی چاہئیں۔ حقیقت میں مسئلہ بھی ایسے ہے۔

فرمایا: لوگو! باطن کی صفائی بڑی چیز ہے، کوئی اندھا نہ جانے تو اسکی مرضی۔ ہماری ضد نہیں ہے

خاک شو در پیش شیخ باصفا
تا زِ خاک تو بر وید کیمیا

تا نمیرد دانہ اندر زمیں　　　　تا ز یک صد کے شود اندر زمیں

تا نمیری اے سگ دنیا پرست
رازِ حق را تو چرا آری بدست

فرمایا: ہر علم کے واسطے استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ علم باطن کے واسطے بھی استاد کی ضرورت ہے۔ مسلمانو! نیکیوں میں جلدی کرو۔ اور ہر بدی سے بچو۔ دل کا علاج کرو۔ کوئی بیماری تم کو آتی ہے تو کتنے حکیم تلاش کرتے ہو۔ اگر ایک حکیم کا علاج فائدہ نہیں دیتا تو دوسرے حکیموں کے پاس جاتے ہو۔ اگر یونانی حکیموں سے فائدہ نہیں ہوتا تو ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہو۔ غرض جب تک شفا نہیں ہوتی حکیموں اور ڈاکٹروں کا دروازہ نہیں چھوڑتے ہو۔ ظاہری جسمانی مرض کے لئے تم ساری دنیا کے حکیم نہیں چھوڑتے۔ مگر تمہارا قلب جو رئیس الاعضاء ہے، وہ بیمار ہے، وہ اللہ کے راستے سے اندھا ہوگیا ہے۔ اس کے علاج سے تم غافل ہو۔ تم ایک بھی حکیم روحانی متبع شریعت کے پاس نہیں جاتے۔ یہ کیسا انصاف ہے۔

فرمایا: لوگ اس خیال کے ہیں کہ جب ایک پیر پکڑا جائے تو دوسرے پاس نہ جانا چاہئے۔ ایک آنکھ میں درد ہو تو بیس ۲۴ حکیم ڈھونڈتے ہو۔ ایک سے فائدہ نہ ہو تو دوسرے کے پاس جاتے ہو۔ جب تیرے قلب کی اصلاح ایک سے نہیں ہوئی تو دوسرے کے پاس کیوں نہیں جاتا۔

مسلمان بھائیو! مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، نہ پیر۔ اگر ایک پیر تم نے پکڑا، اسکی خدمت میں بہت آتے جاتے رہے۔ ذکر و فکر میں محنت بھی کرتے رہے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا، تو اس حالت

میں دوسرے پیر کی تلاش کرنی چاہیئے۔ حضرت مولینا جامیؒ فرماتے ہیں ؎

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت
از تو نہ رمید زحمت آب و گلت
از صحبت وے اگر تبرّا نہ کنی ہرگز نہ کند روح عزیزاں بحلت

ہر شخص کو اپنی اصلاح کرنی ضروری ہے۔ جس جگہ تمہاری اصلاح ہو جائے وہاں جمے رہو۔ ایسی حالت میں دوسرے کے دروازے کی طرف بھاگنا بالکل ناشکری اور باعث محرومی ہے۔

فرمایا: ایک بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کی ہو اور وہ فوت ہو گیا ہو، اور اس کے فیض سے طالب محروم رہا ہو، اور کچھ حاصل نہ کیا ہو تو اس حالت میں دوسرا پیر پکڑنا لازم ہے۔ اس سے پہلی بیعت نہیں ٹوٹتی۔ بلکہ یوں سمجھے کہ پہلے مرشد کی مہربانی ہے، اس سے بد اعتقاد نہ ہو، بلکہ یوں سمجھے کہ میرا مقسوم ان کے پاس نہ تھا۔

اللہ کے بندو انصاف کی نظر سے دیکھو۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے چار پیر تھے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کے بھی چار پیر تھے۔ مقصود تو ایک خدا کی ذات ہے۔ خدا کے بندو خدا کے طالب بنو۔

فرمایا: پیر پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے ہدایت حاصل ہو۔ کھیت کی پیداوار میں پیر کا حصہ مقرر کرنا مقصود نہیں۔ چٹی بھرنا مقصود نہیں۔ مسلمانو! افسوس کا مقام ہے کہ رسمی پیر خراب کر رہے ہیں ان کو اپنے در پر نہ آنے دو۔ یہ گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ کس کتاب کا مسئلہ ہے کہ اناج میں سے پیر کا حصہ ہے۔ پیر صاحب شریعت پکڑو۔ حقّہ اور بھنگ پینے والے بے نماز اور بے دین سے بچو۔ ایسا پیر شیطان ہے۔ خود بھی گمراہ ہے اور تم کو بھی گمراہ کرے گا۔ فرمایا: پیر کی شناخت میں تم کو بتاتا ہوں پیر وہ ہے جو خود بھی شریعت کے اوامر و نواہی پر کاربند ہو اور اپنے مریدوں کو بھی شریعت پر چلائے۔ اس کی صحبت میں بیٹھنے سے دنیا کی محبت سرد پڑ جائے۔ اسے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آئے، وہ پرہیزگار اور متقی ہو۔ شبہ کی چیز نہ کھاتا ہو۔ کسی بزرگ کا صحبت یافتہ ہو۔ کسی بزرگ نے اسے اجازت دی ہو۔ بقدر ضرورت علم شریعت جانتا ہو۔ علم سلوک سے بھی واقف ہو۔ ایسی صفات والا پیر پکڑو، بے دین کو چھوڑ دو۔ ؎

او خود گم است کرا رہبری کند

★